رجسٹرڈ ایل نمبر

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فسبحان الذی اخزی الاعادی

قادیان کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پبلشر
ایم قاسم علی

جلد ۶ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۳ جون ۱۹۲۰ء مطابق ۱۵ ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ | نمبر ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں اور خدمت اسلام و اشاعت دین و تزکیہ جماعت میں بتائید و توفیق الٰہی شبانہ روز مشغول و مصروف۔

(۲) دار الامان میں برف اس کثرت سے آنے لگی ہے کہ اس ماہ مبارک میں ۱۰ اور ۱۰ سیر بکتی ہے۔ الحمد للہ

معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ

(۳) یکم جون کو جو کانفرنس فدائیان خلافت عثمانیہ و دشمنان ملت اسلامیہ و ناعاقبت اندیشان امت محمدیہ کی الہ آباد میں منعقد ہوئی ہے اسمیں خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے ازراہ ترحم و بہبودی اسلام و خیر خواہی مدعیان اسلام انکشاف حقیقت اور راہ نمائی صراط المستقیم کیلئے ایک مفصل تقریر مطبوعہ کے جو ایک دن کے کچھ حصہ ہی میں لکھکر طبع کرائی روانہ کیا تھا جسکا مفصل حال انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ممبران وفد عمدۃ المفسرین زبدۃ المتکلمین حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب او حقیقت آگاہ حضرت مولوی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و سلمہ اللہ الیہ کے درخشندہ گوہر اخویم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا تھے۔

ایک بابرکت تجویز

(۴) سیدنا اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارادہ ہے کہ مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چٹاگانگ بنگال کو تبلیغ اشاعت کیلئے نائجیریا بھیجا جائے چنانچہ مولوی صاحب ممدوح اس حکم کی تعمیل کیلئے دو سال کی رخصت کی درخواست کرچکے ہیں۔ اللھم ایدہ بروح القدس

(۵) ایسا ہی دوسرا ارادہ کیا گیا ہے کہ اخویم محترم چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے انسپکٹر سکول ہوگلی کو لنڈن بھیجا جائے۔ وہ بھی اسی خدمت کیلئے ہمہ تن حاضر ہیں اور دار الامان میں موجود۔

(۶) حضرت مفتی صاحب سلمہ امریکہ کے مشہور دار الخلافہ نیویارک میں پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

درخواست دعا

(۷) اخویم حاجی عبدالقدیر صاحب شاہجہانپوری کے گھر کے قریب قریب تخت علیل ہیں خصوصاً انکے بھانجے میاں عبدالباسط صاحب کو نمونیا ہوگیا ہے احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق میاں عبدالباسط صاحب سلمہ اور نیز دیگر متعلقین حاجی صاحب کو صحت کلی عطا فرمائیں۔

جنازہ غائب

(۸) برادرم محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار ضلع منٹگمری کی دختر مسماۃ فاطمہ فوت ہوگئی ہے احباب جنازہ غائب پڑھکر دعاء مغفرت فرمائیں۔

(۹) دار الامان میں نرخ گندم سفید ۵ سیر و نرخ آٹا ۵ سیر ہے روغن زرد ۵ چھٹانک دودھ ۴ سیر گوشت ۱ سیر نخود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہمیں ترکوں سے ہمدردی نہیں

پیغام میں "ہر کلمہ گو مسلمان کو دعوت اتحاد" کے عنوان سے ایک مضمون چھپا ہے اسمیں مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:-

"سب سے بڑا مخالف خلافت کا جناب میاں محمود صاحب کی جماعت کو گنا جاتا ہے۔ لیکن ہم تو ان کی جماعت کے جس فرد سے ملے ہم نے انکو ترکوں کا حقیقی غمخوار پایا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ میاں محمود صاحب کی توجہ کو اسطرف مبذول نہیں کیا جاتا اور کیوں انکو صلح و آشتی کے ساتھ یہ پیغام نہیں دیا جاتا۔ کہ ترک آخر مسلمان ہیں - اور اماکن مقدسہ میں اسلامی سلطنت کا قیام ضروری ہے - اور اس سے کسی نہ کسی رنگ میں ضرور اسلامی حمیت کو صدمہ پہنچتی ہے پس آپ بھی اس معاملہ میں کم از کم اسلامی اخوت کا ثبوت دینے کے لئے مسلمانوں کا ساتھ دیں ہم آپکو مجبور نہیں کرتے کہ آپ سلطان روم کو خلیفۃ المسلمین ضرور یقین کریں - مگر کم از کم رکن اسلامیہ پر ایک مسلمان سلطنت کے قیام کو ضروری بتانا آپ کا بھی فرض ہے - کیونکہ اس ذریعہ سے اسلامی شوکت کا ازدیاد مقصود ہے"۔

فاضل مضمون نگار خود ہی تو اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے ان کی جماعت کے جس فرد سے ملاقات کی اسے ترکوں کا غمخوار پایا - پھر شکایت کیسی کرتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ ہمیں ترکوں کیا تمام ہی نوع انسان سے بموجب شرائط بیعت حضرت مسیح موعود ہمدردی ہے - اور جو لوگ کلمہ گو ہیں - کم از کم اسمی و رسمی طور سے ہمارے شریک ہیں انکی تباہی دیکھ دیکھ کر ہمارا دل ضرور کڑھتا ہے - مگر ایک طرف تو وہ پیشگوئیاں ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں - اور جنکا پورا ہونا ضروری تھا - دوسری طرف ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ سب مصائب بما کسبت ایدیکم کے ماتحت ہیں - اس لئے ہم اس درد سے متاثر ہو کر کسی ایسے طریق سے کام نہیں لینا چاہتے جسمیں شورش کا شائبہ ہو - اور گورنمنٹ (جسکے عہد میں تمہارے ہمارے جان و مال محفوظ ہیں اور کوئی مذہبی روک ٹوک نہیں -) کی مشکلات بڑھیں اماکن مقدسہ (خانہ کعبہ - مدینہ منورہ) شاہ حجاز کی ماتحت ہیں - عربوں کا حق ہے کہ وہ اسپر سلطنت کریں - مسلمانان ہندوستان جو زور بے فائدہ ترکوں کے لئے دے رہے ہیں وہ عربوں کی تقویت و امداد پر خرچ کریں - تو وہی سلطنت قومی ہو سکتی ہے - آخر آپ کا مطلب تو صرف یہی ہے - کہ اماکن اسلامیہ پر مسلمان سلطنت کا قیام ہو - وہ حاصل ہو جائیگا -

ہلاکت کا سبق — ترک اشتراک عمل

ہلاکت کا راہ مسٹر گاندہی تجویز پیش کرتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ سے قطع تعلق کریں اور ترک اشتراک عمل کی پالیسی اختیار کریں مسٹر گاندہی کو یقین ہے کہ اس پالیسی کی بدولت گورنمنٹ ڈر جائیگی اور جو نقصان خلافت اور ٹرکی کو پہنچا ہے - اسکی تلافی کرنے پر مجبور ہوگی مسٹر گاندہی نے ترک اشتراک عمل کے چار درجے مقرر کئے ہیں - جنمیں سب سے پہلا درجہ یہ ہے کہ ہندو مسلمان سب ملکر اپنے خطابات و اعزازات گورنمنٹ کو واپس کر دیں - اور آئندہ کیلئے ان اعزازات سے ہاتھ اٹھائیں مسٹر گاندہی کا خیال ہے کہ یہ پہلا قدم ہی گورنمنٹ کو ہوش میں لانے کیلئے کافی موثر ثابت ہوگا - اگر سب لوگ خطابات و اعزازات واپس کر دیں - لیکن ذرا سوچو کہ نتیجہ کیا ہو رہا ہے - نئی کونسلوں کا انتخاب ہونیوالا ہے اور ہم ہر روز کسی نہ کسی مستانہ پنجابی کی نسبت سنتے ہیں کہ اس نے بطور امیدوار ممبر کونسل کے کھڑا ہونا منظور کر لیا ہے۔ جن امیدواروں کے نام اب تک کونسل کی ممبری کے لئے پیش ہو چکے ہیں - انہیں ہندو مسلمان سکھ سب شامل ہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ عیسائی صاحبان کے نام بھی اس فہرست میں جلد ایزاد ہونے والے ہیں - موجودہ سرکاری اعزازات کا چھوڑنا اور آئندہ کیلئے ان سے ہاتھ اٹھانا ترک اشتراک عمل کی تحریک یعنی ہلاکت کی راہ کا پہلا قدم ہے - جو بہت آسان بتایا گیا ہے مگر پنجاب کی تعلیم یافتہ جماعت یہ قدم اٹھانے پر بھی تیار نہیں تو اس سے اور آگے بڑھنے کی امید کیا کیجا سکتی ہے - غرض باوجود اس کامل خاموشی کے جو اب تک پنجاب کی تعلیم یافتہ اصحاب اور لیڈروں نے مسٹر گاندہی کی تحریک کے متعلق اختیار کی ہے - ان کا اصلی اور دلی رویہ روز روشن کیطرح عیاں ہے -

آنریبل مسٹر راما نج آچاریہ کی چٹھی

یہ مدراس کے آنریبل مسٹر راما نج آچاریہ نے ذیل کی چٹھی مدراس کے اخبارات میں شائع کرائی ہے:-

میری رائے میں ترک اشتراک عمل ایسی صورتیں مناسب سمجھا جاسکتا ہے کہ کسی سوال کا تعلق بالکل ہی ہندوستان کی ذات سے ہو اور اسکے فیصلہ کا دارومدار گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند پر ہو بخلاف ازیں مسئلہ خلافت ایک عالمگیر سوال ہے اور اسکے فیصلہ کا دارومدار گورنمنٹ برطانیہ کے علاوہ کئی اور گورنمنٹوں پر بھی ہے ان حالات میں گورنمنٹ ہند سے اظہار ناراضگی کرنا اور ترک اشتراک عمل کے ذریعہ اسے پریشان کرنا سراسر نامناسب ہے - پس میں نہ صرف ترک اشتراک عمل سے خود بے تعلق ہوتا ہوں - بلکہ جہاں تک میری ذات خاص سے ممکن ہے میں گورنمنٹ کو برقراری امن میں پورے طور سے مدد دینے کا اقرار کرتا ہوں اس سے پہلے ایک اور موقعہ پر میں نے اس بات کا ثبوت مہیا کیا تھا کہ میں اپنے ملک کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے آمادہ ہوں اور ہاتی کی حمایت میں اب بھی ویسا ہی مستقل مزاج ہوں لیکن میری ناچیز رائے میں یہ موقعہ اس قسم کی قربانی کے لئے موزوں نہیں - میرے دوست بغور دیکھ سکتے ہیں کہ اگرچہ ایک طرف مسٹر گاندہی ہر قسم کی امن شکنی کو ناپسند کرتے ہیں تاہم مسٹر شوکت علی کا بیان ہے کہ اگر ترک اشتراک عمل پالیسی ناکام رہی - تو ہم مسلمان اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے - اب وقت آگیا ہے کہ ہم قوم پرستان مدراس مسٹر شوکت علی سے بے تعلقی اختیار کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۳ جون ۱۹۲۰ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تعلیم دعا اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا ۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے ۔ اور تیرے بے نہایت مجھپر احسان ہیں ۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں ۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو ۔ اور میری پردہ پوشی فرما ۔ اور مجھسے ایسے عمل کرا جنسے تو راضی ہو جاوے میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھپر وارد ہو ۔ رحم فرما ۔ اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا ۔ کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے ۔ آمین ثم آمین "

بجز نماز فریضہ کے یہہ دستور رکھو ۔ کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی ہی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسی ایک ادنے سے ادنے بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی حضور میں (مندرجہ بالا) دعا کرو "

الحکم نمبر ۲۴ جلد ۵ صفحہ ۳ کالم ۲

سوال ۔ یا حضرت ! بعض مخالف بھی الہامات کا دعوے کرتے ہیں تو صادق اور کاذب میں کیا شناخت ہوی !

جواب ۔ فرمایا ۔ یہہ بہت آسان ہے وہ ہمارے مقابل میں اگر یہ دعوی شائع کریں کہ اگر ہم سچے ہیں تو ہمارا مخالف ہم سے پہلے مرجائیگا ۔ تو ہمیں پختہ یقین اللہ تعالیٰ کیطرف سے دیا گیا ہے کہ اگر ایک دس برس کا بچہ جسکے واسطے زندگی کے تمام سامان موجود ہوں اور کثیر حصہ اوسکی عمر کا باقی ہووے یہ دعوے کرکے ہمارے برخلاف کہڑا ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ نے اوسے ہم سے پہلے موت دیگا " الحکم نمبر ۲۳ جلد ۵ صفحہ ۲

آنحضرت صلعم کا مسیح موعود کو سلام

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ " مسیح کو میرا سلام پہونچانا " اسمیں غور طلب یہ امر ہے کہ اگر مسیح زندہ آسمان پر موجود تھے تو خود آنحضرت نے شب معراج اون کی ملاقات کی تہی ۔ جبرئیلؑ علیہ السلام ہر روز آسمان سے آتے تھے اونکے ذریعہ آنحضرت نے کیوں نہ اپنا سلام پہونچایا بعد وفات آنحضرت صلعم بہی آسمان پر ہی گئے ۔ وہاں سلام پہونچایا ہوگا ۔ پھر اسکے کیا معنے ہوئے کہ زمین والے اونکو آنحضرت کا سلام پہونچادیں ؟

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

اسکا مطلب یہ ہے کہ ابتدائی حالت میں جبکہ ایک انسان اپنے آپ کو شریعت کی حدود کے اندر ڈالتا ہے ۔ اور وہ اچھی طرح اوسکا عادی نہیں ہوتا ۔ تو وہ وقت اسکے لئے تکلیف کا ہوتا ہے کیونکہ وہ لامذہبی کی بیقیدی سے نکل کر نفس کے مخالف اپنے آپ کو احکام الہی کی قید میں ڈالدیتا ہے ۔ مگر رفتہ رفتہ وہ اوس سے ایسا انس پکڑتا ہے کہ وہی مقام اوسکے لئے بہشت ہوجاتا ہے ۔ جیسا کہ قید خانہ ایک شخص کسی پر عاشق ہوجاوے تو پھر وہ اوس قید خانہ سے نکلنا نہیں چاہتا ۔

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار

اس رسالہ میں مولوی ثناء اللہ کے اپنے شائع کردہ بیانوں سے یہ دکھایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ سے بھاگتا اور مباہلہ کرنیسے فرار کرتا رہا ہے ۔

قیمت صرف ۵ ر

ویدک تعلیم کی خطرناک تعلیم

گذشتہ سے پیوستہ

حوا پر اعتراض باوا آدم سے حوا کے اسطرح پیدا ہو جانے پر آریہ مہاشوں کی طرف سے بہت سے اعتراض ہوتے ہیں ۔ اور وہ آجتک کرتے رہے ہیں ۔ حالانکہ یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے ۔ خدا کی طاقتوں اور قدرتوں کو ایسے امور ہونے تو بالکل ممکن ہیں ۔ کہ جنکے نہ کرنیکا اس نے ارشاد نہیں فرمایا ہے ۔ ہاں وہ امور بالکل وہ نہیں کرتا کہ جسکے متعلق اسنے یہ فرمایا ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں ۔ یا جو اسکی شان اور عظمت نبوت اور تقدس کے منافی ہیں

جواب ۔ آریہ سماجیوں نے چونکہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں کو روح اور مادی کو اپنے قوتوں طاقتوں اور اکون شعوروں اور جوڑنے جاڑنے اور علیحدہ ہونے وغیرہ کے اقرار سے محدود مانا ہے ۔ اسلئے وہ ایسے مقام پر ٹہوکر کھا کر کچہ کا کچہ کہنے لگتے ہیں ۔ لیکن اس بیان سے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھ لیتے ۔ کہ آیا اونکے ہاں کوئی ایسا امر تسلیم تو نہیں کیا گیا ہے ۔ مگر ایسا تو وہ کرتا ہے کہ جسکو حق سے محبت اور باطل سے دشمنی ہو ۔ اور آریہ سماجی اس امر سے کوسوں دور اور میلوں پہور ہیں ۔ اور یہی وہ وجہ ہے کہ بائبل کے اس بیان پر نکتہ چینی کرکے کود پڑتے ہیں حالانکہ اونکی مقبول پستکوں میں اسکا مفصل ذکر موجود ہے ۔ کہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے ۔ چنانچہ

ورہد آرنیک اپ نشد ادھیائے ایک برہمن چار میں (جو اہمیت کے لحاظ سے سب سے بڑا اور قابل تسلیم اور لائق تعظیم آریہ سماجیوں اور تمام ہندوؤں کے نزدیک ہے) یہ قصہ یوں ذکر کیا گیا ہے ۔

" ابتدا میں صرف آتما تھا (اور وہ) پرش (الف ن) کی طرح تھا ۔ اسنے اپنے چاروں طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھا اپنے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔ اسنے سب سے پہلے کہا کہ "میں ہوں" اس لئے اسکا نام "میں" ہوگیا۔ اسلئے اب اگر کسی سے پوچھا جاتا ہے۔ (کہ تم کون ہو؟) تو وہ پہلے یہی کہتا ہے کہ "میں ہوں" اور اسکے بعد اپنا نام بتاتا ہے"۔ "وہ ڈرا (کیونکہ وہ اکیلا تھا) اسلئے ہر ایک شخص جو اکیلا ہوتا ہے ڈرتا ہے اسنے خیال کیا کہ "میرے سوا کچھ نہیں میں کیوں ڈرتا ہوں؟" اس کا خوف اسیوقت جاتا رہا۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔ اسلئے کہ کوئی شخص اکیلا خوش نہیں ہوسکتا۔ اسکو ایک دوسرے (وجود) کی تمنا ہوئی (پہلے) وہ خود اتنا تھا جتنے میں استری اور پُرش دونوں ہوتے ہیں اسنے اپنے جسم کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ایک حصہ پرش بنلیا۔ دوسرا استری (عورت) ہوگئی۔ اسلئے یاگیہ ولکیہ (رشی) نے کہا "ہم دونوں سے (ہر ایک) سیب کے دو دل کیطرح ہے جس طرح دونوں کے ملانے سے سیب کی مکمل شکل بنتی ہے۔ ویسے ہی یہ دونوں ملکر مکمل ہیں۔ وہ اُس سے (اپنی استری سے) ملا۔ تب انسان بنائے"

اس قصہ کو ملاحظہ کرنے سے کئی صورتیں نکلتی ہیں یعنی یہ کہ آرین عقائد کے لحاظ سے ابتداء میں فقط ایک ایسی ہستی تھی کہ جسکو آتما کہا گیا ہے۔ اور اُسی آتما نے اپنے جسم کے دو حصے کرکے ایک سے عورت دوسرے سے مرد بنا کر اور خود ہی اس عورت سے ملکر انسانوں کو پیدا کیا۔ گویا کہ انسان کے پیدا ہونے کی حقیقت سے اُس اُپ نشد کی تعلیم کے بموجب صرف اسیقدر ہے۔ کہ اسمیں نہ تو پرمیشر کا دخل ہے اور نہ پرمیشر کی ہستی کا۔ اسمیں کچھ ذکر یا ثبوت موجود ہے۔ ہاں اگر آتما کا نام ہی پرماتما ہے تو وہ ابتدا میں ضرور موجود تھا۔ جس نے خود ہی اپنے جسم کے ایک حصہ کو عورت اور ایک حصہ کو مرد بنا کر اور اس سے ملکر انسانوں کو بنایا۔ اور پیدا کیا۔ اسمیں نہ تو روح کا ذکر ہے اور نہ پرکرتی اور جسم کے مادے کے انادی ہونے کا ذکر ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پچھلے سمے کے آریہ مہاشے کل انسانوں بلکہ دنیا کو پرمیشر کے جسم کا حصہ یقین کرتے تھے۔ اور اسی لحاظ سے پرمیشر کو پیتا (باپ) کہا کرتے تھے۔ اسکے سوا پرمیشر کی نسبت انکا کچھ عقیدہ نہیں تھا۔

دوسری صورت یہ ثابت ہوتی ہے کہ یہ واقعہ آدم کے پیدا ہونے کا ہے جسمیں یہ ڈبل غلطی موجود ہے کہ خدا کے فعل کو خود آدم کا فعل قرار دیکر یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اسنے ہی اپنے جسم کے دو حصے کرکے ایک کا مرد اور دوسرے سے عورت تیار کرکے اور اُس سے ملکر انسانوں کو پیدا کیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پراچین سمے کے آریہ انسان کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے۔ انسان سے بڑھکر کسی طاقتور ہستی پر انکا یقین اور ایمان نہ تھا۔ چنانچہ اسلئے بڑے زور آور اور طاقتور لوگوں کو دیوی اور دیوتا تسلیم کرکے اونکے آگے ہاتھ جوڑنے اور انکو متھا ٹیکنے لگے اور یوں انکی عظمت اور بزرگی کا ایسا سکہ انکے دلوں پر جما کہ انکے مرنے کے بعد انکی مورتیاں بنا کر اُن سے مرادیں مانگنے اور انکو حاجت روا یقین کرنے لگے۔ اور ہوتے ہوتے نوبت بہ اینجا رسید کہ ہر ایک معمولی شی کی پوجا کرنے سے فرق نہیں کیا۔

بہرکیف اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ آدم سے حوا بنی اور ان دونوں کے ملنے سے انسان پیدا ہوئے۔

ہمارے خیال میں بائبل کا بیان اس معاملہ میں حق بجانب ہے۔ اور اُپ نشد کے بیان میں ایسی صفائی نہیں مگر تاہم حوا کا آدم کی پسلی سے بننا تو آریوں نے مشکل سمجھا تھا۔ مگر خدا کی قدرت کہ اُس سے بڑھکر مشکل انکے اپنے گھر میں موجود ہے۔ یعنی ایک پُرش کا ابتداء میں اپنے جسم کو دو حصوں پر تقسیم کرکے نصف سے عورت اور نصف سے مرد بنانا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی عقیدہ یہی تھا۔ کہ ابتدا میں ایک انسان پرماتمانے بنایا۔ اور وہ اکیلا ہونے کی حالت میں گھبراتا تھا۔ کسی دوسرے وجود کا متلاشی تھا۔ خداوند کریم نے اسکی اس فطرتی پیاس کو بجھانے کیلئے ایک عورت اسکے لئے پیدا کی جو کہ اس سے ایسا ہی تعلق رکھتی تھی یا یہ سمجھو کہ اس عورت کا اور اس مرد کا تعلق آپسمیں ایسا ہی تھا جیسا کہ پسلی کا انسانی وجود کے ساتھ ہوا کرتا ہے آرین پنڈتوں کے لحاظ سے تو پسلی کے ذریعہ عورت کا پیدا کردینا یا بنا دینا بالکل ممکن اور قرین قیاس ہے۔ اور نہ صرف پسلی سے بنانا بلکہ ایک جسم سے دوسرا جسم بن جانا بالکل ممکن ہے۔ جیسے کہ ایک آتما سے جو پُرش (انسان) کیطرح تھا۔ ایک مرد اور ایک عورت کی شکل بننے کا اُپ نشد میں ذکر ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصل حقیقت یہی ہے۔ کہ آدم کے لئے حوا پیدا کی گئی۔ اور ان دونوں سے بہت سی خلقت پیدا کی گئی۔ اور انسانی ہستی کا وجود دنیا میں آیا۔ آدم کا بغیر اپنے جوڑے کے بےچین رہنا اس امر پر صاف طور پر دلالت کرتا ہے۔ کہ عورت مرد کی اور مرد عورت کی دارو ہے اور ایک کے بنا دوسرے کا گذارہ ہونا دشوار ہے اور یہی وہ وجہ ہے جسکے باعث مرد عورت کے بدون اور عورت مرد کے بدون اپنے دلوں میں ایک خاص قسم کی بیکلی محسوس کرتے ہیں۔ (باقی دارد)

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس آخری فیصلہ والے مضمون کا جواب ہے جسکو ثناء اللہ ہمیشہ پیش کرکے یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا اور بعد مباہلہ وہ فوت ہوگئے جس سے میں سچا ہوگیا۔ اوسکے اس دعوی کی ایسی دھجیاں اوڑائی ہیں کہ کبھی اسکو اسکے جواب کی ہمت ہی نہ پڑیگی۔ قیمت صرف ۵/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اشعار منافی نبوت ہیں

جیساکہ منکرین انبیاء کی ہمیشہ سے یہ عادت چلی آئی ہے۔ کہ وہ ہر نبی کے ساتھ استہزاء کرتے چلے آئے ہیں۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان بدنصیبوں کی زد سے محفوظ نہیں رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون کہ ان بدبختوں نے کسی نبی کو استہزاء کئے بغیر نہیں چھوڑا اسی سنت قدیمہ کے مطابق لوگوں نے مسیح وقت مسیح موعود علیہ السلام پر استہزاء کیا اور طرح طرح کے اعتراضوں کا آپ کو نشانہ بنایا۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب نبی ہیں تو پھر آپ اشعار کیوں کہتے ہیں۔ حالانکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف فرما چکے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
جس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

نبی شاعر نہیں ہوتا کی تائید از قرآن مجید

ہمارے مخالف یہ دو آیتیں پیش کرتے ہیں اور یہ استدلال کرتے ہیں کہ نبی کا شاعر نہ ہونا ضروری ہے۔ پہلی آیت وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ ان ہو الا ذکر و قرآن مبین۔ کہ ہم نے اس (نبی کریم صلعم) کو شعر نہیں سکھلایا اور نہ ہی یہ اس کے شایان تھا۔ پس ثابت ہوا کہ شاعر نبی نہیں ہو سکتا۔

الجواب اگر ہم یہ مان لیں بالمخالفین کے اقوال سے کہ جو نبی شاعر کہلائے وہ نبوت سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو پھر بہت سارے انبیاء کا انکار کرنا پڑیگا۔ دوئم یہ بات قابل غور ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ پھر بھی کفار آپ کو شاعر کہتے ہیں۔ سوئم یہ بات بھی غور طلب ہے کہ کیا شاعر ہونا عربوں کے نزدیک اچھی صفت سمجھی جاتی تھی۔ یا بری یاد رہے کہ اہل عرب میں شاعر بمنزلۂ سردار کے سمجھا جاتا تھا۔ پس جسطرح ہم کسی نبی کا اس واسطے انکار کردیں۔ کہ وہ سخی اور شجاع ہے۔ اور ہمارا یہ انکار بیوقوفی پر محمول ہوگا۔ اسیطرح کفار عرب کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے نہ ماننا کہ وہ شاعر ہے۔ ....

... باوجودیکہ شاعر ہونا ان کے نزدیک اچھی بات ہے۔ کسی اہل عقل کے نزدیک قابل تسلیم نہ ہوگا چہارم پھر اسی کے ساتھ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ان ہو الا ذکر و قرآن مبین۔ کہ یہ شعر (بقول مخالفین) نہیں مگر یاد دلانا اور قرآن مبین ہے یعنی جس کو یہ کفار شعر قرار دیتے ہیں وہ یہ قرآن مجید ہے۔ اب تم غور کرو کہ کیا آیا یہ قرآن اشعار ہیں اور کوئی دانشمند اسے مجموعۂ اشعار کہ سکتا ہے۔ اس بات کو بھی ضرور مدنظر رکھ لیجے۔ کہ عرب میں اشعار کا اتنا چرچا تھا۔ کہ کوئی شعر کی تعریف سے ناواقف نہ تھا۔ پھر باوجود ان سب باتوں کے ان لوگوں کا آپ کو شاعر کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ چونکہ شعراء کی عموماً عادت ہوتی ہے کہ وہ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جو فی الواقع نہیں ہوتیں۔ اور وہ اشعار کی خیالی طور پر ابنار لگا دیتے ہیں۔ اس لئے گویا جو بات خیالی طور پر سمجھی جائے وہ بھی اشعار کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ سو اس لحاظ سے وہ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شاعر کے نام سے یاد کرتے تھے۔

حضرت مرزا صاحب اور آپکے اشعار اب تم خود کہہ لو۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود کے اشعار میں خیالی باتیں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ کے اشعار تمام ایسے ہی ہیں۔ جو یا تو آنحضرت صلعم کی مدح ثنا میں ہونگے۔ یا غیر مذاہب والوں کی تفہیم کو بیان کرنے اور اسکی تردید کے لئے کہے گئے ہونگے۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے اشعار کے بنانے والے نہیں جن کی نبی کریم سے نفی کی ہے۔ تو پھر انکو اس قابل خیال کرنا کہ چونکہ آپ شاعر ہیں اس لئے آپ نبی نہیں۔ کہاں تک صحیح اور درست ہے۔ کیونکہ آپ ایسے شاعر نہیں ہیں جیساکہ نبی کو نہ ہونا چاہئیے۔

دوسری آیت جو ہمارے مخالف اس استدلال کے لئے پیش کرتے ہیں۔ یہ ہے والشعراء یتبعھم الغاوٗن۔ الم تر انھم فی کل واد یہیمون۔ وانھم یقولون ما لا یفعلون یعنی شعراء کے متبع غاوی ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور جو نہیں کرتے وہ کہتے ہیں۔ پس جب مرزا صاحب شاعر ہیں تو گویا دوسرے الفاظ میں وہ ان آیات کے مصداق ہیں۔ پھر نبی کیسے؟

الجواب بالصواب سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ قرآنی اصلاح میں جس کو شاعر کہا جاتا ہے۔ ویسے شاعر حضرت مسیح موعود نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے۔ اگر بفرض محال حضرت مسیح موعودؑ بقول تمہارے ایسے ہی شاعر ہیں تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ میں مندرجہ بالا صفات نہیں پائی جاتیں۔ نہ آپ کے متبع جوکہ ہم احمدی ہیں غاوی ہیں اور نہ ہی آپ کسی خواہش سے کسی کی تعریف کرتے تھے۔ اور نہ آپ اپنے مسلک کو چھوڑتے تھے۔ الغرض جب وہ صفات نہیں پائی جاتیں تو موصوف بھی ویسا نہیں ہے۔ بلکہ ویسا ہے جس کا ذکر اسی آیت کے دوسرے حصے میں خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیراً و انتصروا من بعد ما ظلموا۔ یعنی وہ شاعر جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے اور اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کیا۔ اور مظلوم ہونے کے بعد انتقام لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اب چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اسلئے آپ (اگر بقول مخالف شاعر اسے ہی کہتے ہیں) پھر بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک نظر غور سے دیکھو۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت حسانؓ بن ثابت شعر کہتے ہیں اور نبی کریم صلعم کی تعریف کرتے ہیں۔ اور آپؐ ان کو منع نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ آپؐ فوت ہو جاتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک شعر کہنا منع نہ تھا ورنہ آپؐ حضرت حسانؓ بن ثابت کو ضرور منع کر دیتے۔ اس صورت میں بھی آپ کا اعتراض بالکل باطل ہو گیا۔

اب آپ غور و فکر سے کام لیکر ذرا قرآن شریف پر غور کریں۔ کہ وہ انبیاء کی صداقت کا کیا کیا معیار بتلاتا ہے۔ اگر وہ معیار آپؐ پر صادق آتے ہیں تو پھر تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں انہی معیاروں سے نہیں جانچتے۔ کیا وہ بھی کوئی معیار ہو سکتا ہے۔ جس سے کہ موسےٰ کی صداقت تو ثابت ہو جاوے۔ اور پھر بعد میں اگر وہ کسی مدعی نبوت پر صادق آوے۔ تو اس کی صداقت ثابت نہ ہو سکے۔

خدا تعالےٰ آپ کو ہدایت بخشے۔ آمین "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم"

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

(العبد تا مدرسہ احمدیہ قادیان)

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی

اس رسالہ میں ثناء اللہ امرتسری کے پیشکردہ وہ اصول اور اسکی مانی ہوئی معیار کے مطابق ثناء اللہ کی حیاتؔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایسا ثبوت ہے جس سے ثناء اللہ کو انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ قیمت صرف ۶/

ہمارے تبلیغی مشن پر اخبار ہمدم کی رائے

۲۵ رمئی کے ہمدم میں دو دو باتیں کے عنوان سے ۲ کالم ہمارے اس تبلیغی کام کے متعلق دئے ہیں جو انگلستان و امریکہ میں ہو رہا ہے۔ سوا ایک "تپیرے" کے وہ ہمدم جیسے متین پرچے کے شایان نہیں۔ ہم ذیل میں سب کا سب نقل کئے دیتے ہیں

"ہمارے احمدی دوست جنکو بعض لوگ غلطی یا بدنیتی سے "قادیانی" بھی کہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہبی جوش میں اسوقت کے معمولی مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ انکو اپنے نام نہاد "پیغمبر" انکے خلفاء راشدین اور نیز ان بزرگوں کی تعلیمات اور عام مذہبی امور میں جو شغف ہے اسکا اسقدر یقیناً عام مسلمان نہیں کر سکتے۔

یہ کوئی تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہیں ہے اگر اسلامی تاریخ کے چند ماسبق اوراق کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوگا کہ موجودہ مسلمانوں کے اسلاف میں بھی پہلے ایسا ہی جوش تھا۔ اب بھی انکا مذہب تو وہی ہے اور اسکے احکام بھی وہی ہیں لیکن لوگوں کو مذہبی معاملات سے ایک مساوات سی ہو گئی ہے اور دنیا کے دھندوں میں پھنس کر انھوں نے مذہب کی طرف سے لاپروائی اختیار کر لی ہے۔!

ہمارے "احمدی" دوستوں کو عالم وجود میں آئے ہوئے ابھی چند سال گذرے ہیں اور بمصداق "نیا نکھرا ہرن بچڑتا ہے" ان میں مذہبی جوش اور سرگرمی مسلمانوں سے بہت زیادہ ہی مسلمانوں کی موجودہ مذہبی سرد مہری سے احمدی حضرات کے جوش کا سو برس گذرنے کے بعد۔ اگر اسوقت تک "مذہب" کے نام کی کوئی چیز آفات ارضی سماوی سے محفوظ رہ سکتی ہو۔ کرنا زیادہ مناسب ہو سکتا ہے۔ لیکن زمانہ کی موجودہ رفتار اور نوجوانان قوم کی مذہبی ناواقفیت اور بڑھتی ہوئی دہریت سے خطرہ ہے کہ شاید ایسے مقابلہ کا موقعہ ہم نہ پہنچ سکیگا۔

احمدی حضرات کے ان طریقوں اور کوششوں سے قطع نظر کیا جائے۔ جن کا عام مسلمانوں کے سیاسی معاملات کی مخالفت میں وہ خفیہ و علانیہ اظہار کرتے رہتے ہیں۔ تو اشاعت اسلام وغیرہ کے سلسلہ میں ان کی کوششیں ضرور عام مسلمانوں کے لئے باعث اطمینان ہو سکتی ہیں۔ زمانہ حال میں ممالک مغربیہ کے متعلق تبلیغ اسلام کی باقاعدہ کوشش کی ابتدا۔ اگر دیکھا جائے تو۔ احمدی حضرات ہی کی بلند نظری سے ہوئی ہے اور اس سے بھی زیادہ جس بات کو قابل قدر کہا جا سکتا ہے۔ وہ احمدی جماعت کیطرف سے لندن میں ایک عالیشان مسجد کے قیام کی باقاعدہ کوشش ہے۔ احمدی جماعت کے لوگ بڑی فراخدلی سے اسکے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ انکا مذہبی جوش اور شغف بہت جلد لندن میں ایک عالیشان مسجد کی صورت پیدا کر دیگا۔ جسکے لئے دنیائے اسلام انکی شکر گذار ہو سکتی ہے بشرطیکہ احمدی حضرات سات سمندر پار پہونچکر اپنی تفرقہ پسندی کو ترک کر دیں اور عام اہل اسلام کے لئے مسجد کے استعمال میں کوئی روک ٹوک قائم نہ کریں۔!

مبلغین جماعت احمدیہ میں مفتی محمد صادق صاحب کا نام بہت زیادہ مشہور ہے۔ آپ نہایت سرگرم اور پر جوش کارکن ہیں۔ کچھ عرصہ قبل لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنی ایک چٹھی میں امریکہ میں اسلام سے بڑی بے خبری ہونیکا حال ظاہر کیا تھا۔ جسکو پڑھنے کے بعد مفتی صاحب نے انگلستان کے مشن سے رخصت حاصل کی۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے۔ افسوس ہے کہ امریکہ میں پہونچکر پہلے مفتی صاحب کو دقتیں اٹھانی پڑیں۔ اور آزادی کی دعویدار جمہوری حکومت امریکہ نے انکو اس بناء پر وعظ و لیکچر کی اجازت نہ دی کہ مذہب اسلام نے مرد کو چار بیویاں تک کرنے کی اجازت دی ہے، امریکہ کے حکام نے جس وجہ سے مفتی صاحب کو تبلیغ اسلام سے روکنا چاہا تھا۔ وہ یہ تھی۔ کہ مرد کا ایک سے زیادہ بیویاں کرنا اہل امریکہ کے نزدیک ناجائز مرد و عورت کی مساوات کے منافی ہے۔ حالانکہ مفتی صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد و عورت میں مساوات نہیں رکھی - اور جن امور میں مساوات برتی جا سکتی ہی - انمیں مذہب اسلام نے عورتوں کے جتنے حقوق تسلیم کئے ہیں - اتنے اور کسی مذہب نے تسلیم نہیں کئے - !

امریکن حکام بذریعہ قانون ملکی مردوں کو ایک ہی عورت سے شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں - لیکن کوئی قانون فطرۃ انسانی کو نہیں بدل سکتا چنانچہ اسی امریکہ کے سب سے بڑے مقام نیویارک سے چند روز قبل یہ برقی اطلاع مشتہر ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک باشندہ مسٹر واٹسن نے علی الاعلان اسکا اقرار کیا ہے کہ انہوں نے ۲۴ عورتوں سے شادی کی اور ان (۲۴) میں سے ۵ کو قتل بھی کر ڈالا - اسی قسم کا ایک اور شخص کا چند سال پہلے بھی چرچا ہوا تھا جسنے بہت سی عورتوں کو اپنے دام فریب میں لاکر پہلے اُنسے شادی کی اور پھر ان کا مال و زر جبراً یا حیلہ حوالہ سے حاصل کر کے انکو چھوڑ دیا - یہ شخص چوتھائی صدی تک برابر یہی کارروائی کرتا رہا - اور قانون کی زد میں نہ آ سکا ! -

ان دونوں شخصوں میں شاید مجرمانہ رجحان کا حوالہ دیا جا سکتا ہے - لیکن امریکہ کے تمام سیاح اسپر زور دیتے ہیں کہ وہاں آوارہ عورتوں کی تعداد نسبتاً ممالک یورپ سے بھی زیادہ ہے - برخلاف ازیں اسلامی ممالک میں - جہاں مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کر کے اپنے تقاضائے فطرۃ کو پورا کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے چکلوں - قحبہ خانوں اور آوارہ عورتوں کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا - البتہ جو ممالک مغربی طاقتوں کے زیر اثر آتے جاتے ہیں - انمیں دیگر مغربی خرابیوں کی طرح یہ چیزیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں - !

بعض مسلمان جنکا تناسب شاید بمشکل دو فیصدی ہوگا - اولاد یا بالغرض تعیش و تنوع کے خیال سے دو یا زیادہ بیویاں کرتے ہیں مگر انکی تعداد دو دو تین تک ہو جاتی ہیں - نہ انمیں سے کسی کو قتل کرتے ہیں ! ٭

تبصرہ

ہمعصر موصوف نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہمارا جوش مذہبی اور سرگرمی دوسرے مسلمانوں سے بڑھا ہوا ہے اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے مطابقت رکھتا ہے - یعنی ہم میں وہ روح ہے جو صحابہ کرام میں تھی - پس ہمعصر کو سوچنا چاہئیے کہ آخر ہم بھی یہیں کے رہنے والے انہی مسلمانوں میں پیدا ہوئے - پڑھے - پر یہ امتیازی قوت ہم میں کیوں ہے - ماننا پڑیگا کہ ہم میں بھی اس قوت قدسیہ نے کام کیا ہے جس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے مشرکین عرب کو انسان سے باخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا - یہ بات کبھی از خود پیدا نہیں ہو سکتی - جب تک ایک نبی کی صحبت سے مستفیض نہ ہوا جائے - ہمعصر ہمدم نے تو نام نہاد پیغمبر لکھا ہے - مگر ہمارے کاموں پر جو گواہی اس نے دی ہے اس سے بعبارت دیگر یہ اعتراف کر لیا ہے کہ وہ "صادق" ہے - خدا کا پیغامبر تھا - جس کی قوت قدسیہ نے ہم میں یہ روح بھر دی کہ مذہبی شغف میں اس کا مقابلہ عام مسلمان نہیں کر سکتے -

(۲)

ہمعصر موصوف نے ہمیں طعنہ دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کے سیاسی معاملات میں خفیہ مخالفت کرتے رہتے ہیں ہم اپنے قابل ہمعصر کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ آجتک کبھی کوئی خفیہ سازش یا کوشش عام مسلمانوں کے بلکہ بنی نوع انسان میں سے کسی کے خلاف بھی ہماری جماعت کیطرف سے نہیں کی گئی - نہ اسکی ضرورت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ہم سیاسی معاملات میں جس طریق پر ہمارے کلمہ گو بھائی عمل پیرا ہوتے ہیں بعض اوقات ان کا ساتھ نہیں دے سکتے - بلکہ اختلاف ظاہر کرنے پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں اسکے متعلق صرف اتنا کہہ دینا چاہتے ہیں -

کہ جب کوئی واقعہ اسلامی دنیا میں پیش آتا ہے - تو اس سے متاثر سب مسلمان ہوتے ہیں - اب اس مصیبت کا چارہ کار ایک تو وہ ہوتا ہے - جسکے متعلق ہمارا امام ہمیں رہنمائی کرتا ہی - اور ایک وہ جو عام مسلمان اپنے لیڈروں کے کہنے سننے سے اختیار کرتے ہیں - دیکھنا یہ ہے کہ بلحاظ انجام کے کونسا مشورہ و طرز عمل مفید ہوتا ہے - آیا وہ جو احمدی جماعت اختیار کرے یا وہ جو دوسرے مدعیان اسلام - پچھلا تجربہ بتاتا ہے کہ امن و سلامتی کی وہی راہ ہے جو ہم اختیار کرتے ہیں - پہلے دنوں ہڑتال کی مخالفت بیشک ہم نے کی - لیکن امرتسر - دہلی - اور دیگر مقامات میں جو کچھ پیش آیا - اسپر نظر رکھتے ہوئے ہمعصر موصوف یہ کہنے پر مجبور ہوگا - کہ طریق وہی بہتر تھا جو ہم نے اختیار کیا - اسی طرح موجودہ فتنہ خلافت ہے -

ہم ترکوں کی تباہی سے ضرور متاثر ہیں اور دلپر ایک صدمہ محسوس کرتے ہیں - مگر اسکے لئے ہم گورنمنٹ کے خلاف کوئی ایجیٹیشن برپا کرنا فضول سمجھتے ہیں - ان اللہ لا یغیر بالقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم پر ایمان ہے - تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء روز پڑھتے ہیں -

ہمارے امام نے ترکوں کا مستقبل ایک سال لکھا - اسمیں نہایت اچھا طریق بتایا - کہ خلافت پر زور دینا فضول ہے - کیونکہ تمام مسلمان سلطان ٹرکی کے خلیفہ ہونے کے قائل نہیں - چنانچہ واقعات نے بتا دیا کہ ہندوستان تو کجا خود ترکوں کے اپنے ملک میں ایک کثیر گروہ سلطان کے خلاف ہے -

دوم یورپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے - سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ ان ملکوں میں تبلیغ اسلام کیجائے مگر ہمارے بھائی ہیں کہ وہ ان باتوں کو فضول سمجھتے ہیں - اور اپنا روپیہ اپنا وقت اپنا جوش نہایت برے طور پر خرچ کر رہے ہیں - اب آئندہ دیکھ لیجیے گا - کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے - اب تک جو کچھ آپ لوگوں نے کیا - اسکا نتیجہ تو دیکھ لیا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

ہمعصر موصوف نے لنڈن میں مسجد بنانے پر خوشی کا اظہار کیا ہے - مگر ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ "ہم تفرقہ پسندی کو ترک کر دیں - اور عام اہل اسلام کے لئے مسجد میں کوئی روک ٹوک نہ ہو" بڑے افسوس کی بات ہے اگر ہم لوگوں کو تفرقہ پسند سمجھا جائے !! البتہ خدا کے فضل سے مسلمانوں میں ہم ہی ہیں جو مختلف اختلافوں کو چھوڑ کر ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہیں - ہم میں سے بعض پہلے شیعہ تھے بعض اہل حدیث بعض حنفی - غرض مختلف فرقوں کے لوگ ایک کلمہ پر جمع ہوئے ہیں - اور ہماری تمام کوششیں تفرقہ مٹانے کے لئے ہیں آپ ہمیں تفرقہ پسند کہیں - تو افسوس کی بات ہے - آپ اپنے اصول پر تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نعوذ باللہ تفرقہ پسند کہہ دینگے - کہ ان کے آنے پر عرب میں تلوار چل گئی - اور حضرت مسیحؑ نے تو خود فرمایا کہ میں صلح کرنے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں -

فاضل ہمعصر کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہر اتحاد ایک اختلاف چاہتا ہے - پس ہم تفرقہ پسند نہیں - بلکہ وہ گروہ ہیں جو ایک حبل اللہ سے معتصم ہو کر متحد ہوئے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ سب کلمہ گو اسی ایک جماعت میں شامل ہو جائیں - ہم نے جو مسجد بنائی ہے تو کسی شان و شوکت کے اظہار کے لئے نہیں - بلکہ اعلان اسلام و نشر کلمۂ توحید کے لئے - اور اطمینان رکھنا چاہئیے کہ اسکے دروازے تمام اہل اسلام کے لئے کھلے ہونگے - من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہ اسمہ ہمیں خوب یاد ہے بھول نہیں گئے -

ہمارے ساتھ جو سلوک غیر احمدی بھائیوں نے خود ہمارے وطن ہندوستان میں کیا وہ اگرچہ نہایت نامطبوع ہے مگر ہم اس کا کوئی انتقام نہیں لینا چاہتے -

(۴)

ہمعصر ہمدم نے یہ بھی ایک تعریض کی ہے کہ لیڈیاں ہی کیوں مسلمان ہوتی ہیں - لیکن جو لوگ یورپ کے طرز تمدن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں - وہ خوب جانتے ہیں کہ مرد دنیا کے کاموں میں ایسے منہمک ہیں کہ وہ دین و مذہب کیطرف کم توجہ کرتے ہیں - باایں ہمہ بہت سے مرد مسلمان ہوتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ صرف لیڈیاں ہی مسلمان ہوتی ہیں - نیز یورپ کی عورتوں کا اسلام ہمارے مبلغوں کے اعلیٰ درجہ کے تقوی وطہارت پر گواہ ہے - کیونکہ وہ انکا اعلیٰ کریکٹر اور نیک نمونہ دیکھکر یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتی ہیں کہ جس مذہب کے یہ پیرو ہیں وہ اعلیٰ درجہ کی خارق عادت پاکیزگی سکھلانیوالا ہے اسلئے وہ اسے بہت جلد قبول کر لیتی ہیں اور پھر ان کی وجہ سے ان کے بچے پھر خاوند اور دیگر متعلقین جلد مسلمان ہو جاتے ہیں -

(۵)

ہمدم نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب نے انگلستان سے رخصت حاصل کی یہ صحیح نہیں حضرت مفتی صاحب خود مختار نہیں ہیں - وہ اپنے امام کے ماتحت ہیں قادیان سے ان کے موجودہ پیشوا نے انہیں حکم دیا اور وہ فوراً امریکہ روانہ ہو گئے - وہاں پہلے انہیں روکا گیا - اس بنا پر کہ یہ اس مذہب کا پیرو ہے جسمیں تعداد ازدواج جائز ہے مگر جلد ہی اجازت مل گئی - اور ان کے روکا جانے کی وجہ سے ان کی خوب شہرت ہو گئی - اور اکثر اخباروں نے ان کے حالات معہ فوٹو شائع کئے جس سے وہ پبلک سے انٹروڈیوس ہو گئے - یہ خدا کی حکمت بالغہ تھی جو اپنا کام کر گئی - ہندوستان کے بعض مسلمانوں نے اس موقعہ پر بے شک امریکہ کے خلاف آواز اٹھائی - مگر الحمد للہ ہمارا سلسلہ کبھی کسی کا (سوا خدا کے) مرہون منت نہیں ہوا یہ آواز ابھی ہندوستان سے باہر نہیں نکلی جو وہاں داخلہ کی اجازت ہو گئی ہمارے کام خداوند کریم ہی کرتا آیا ہے اور کرے گا -

ہم نہ تو غیر احمدیوں سے روپیہ کے لئے دست سوال دراز کرتے ہیں نہ کچھ اور چاہتے ہیں - الا المودۃ فی القربیٰ - ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ خدا را غور کریں کہ یہ تائید و نصرت جو ہماری ہو رہی ہے اور یہ کام جو ہم کر رہے ہیں آیا کفار کا ہے یا اہل اسلام صحابہ کرام کا اگر اہل اسلام صحابہ کرام کا تو وہ بھی اس حزب اللہ میں شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں -

(۶)

ہمارے ہمعصر نے توقع ظاہر کی ہے کہ امریکہ میں احمدی مبلغ کو کامیابی ہوگی - یہ توقع بالکل صحیح ہے نہ صرف امریکن لیڈیاں بلکہ امریکن مرد بھی مسلمان ہوں گے - چنانچہ بسم اللہ شروع ہو گئی - اور اسکے متعلق ہمعصر موصوف کو امریکہ ہی سے (امید ہے) اطلاع پہونچ جائیگی -

مسٹر گاندھی کو ہوش آگیا -

الکل ۲۶ مئی ۲۰ء

اسوقت تک ملک کے نامور لیڈروں میں سے مسٹر گاندھی کے سوا کسی نے ترک اشتراک عمل کی تجویز کی حمایت نہیں کی مگر اب ایک تازہ پیغام سے جو مسٹر گاندھی نے احمد آباد سے بھیجا ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ انکا ارادہ بھی سر دست اس تحریک کو جاری کرنیکا نہیں ہے - چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی ذمہ داری پر خطابات وغیرہ ترک کر دیئے ہیں - انکا یہ فعل قبل از وقت ہی حقیقی معنوں میں یہ تحریک اس وقت تک شروع نہ ہونی چاہئیے - جب تک کہ ہندوستانی خیال کی صحیح قائم مقامی نہ ہو چکے - جسکا مطلب آگے چلکر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک سارے آئینی طریق ہیں ناکامی نہ ہو اس وقت تک عدم اشتراک عمل کی تحریک شروع نہ کرنی چاہئیے - اسکے معنے صاف لفظوں میں یہ ہیں کہ مسٹر گاندھی سر دست اس تحریک کو ملتوی کرتے ہیں کیوں - اسلئے کہ انگور کھٹے ہیں یا اسلئے کہ دست گیری نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان سنہ ۱۳۴۸

(از افاضات مولانا حافظ روشن علی صاحب (مرتبہ قاضی اکمل)

۳۵۰ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ ۔ حضرت یوسف کی حکمت ظاہر ہے کہ محکمہ اجناس اور خزانہ ہاتھ میں ہوگا تو سب لوگ دست نگر رہینگے اور اسطرح تمام لوگ متوجہ رہینگے اور تبلیغ میں آسانی ہوگی۔

۳۵۱ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ۔ اسمیں یہ حکمت تھی کہ مختلف راہوں میں جانے سے یوسف علیہ السلام کی تلاش ہوسکے دوم یہ کہ یوسف کے بھائی اکیلے پہلے مل سکیں الا حاجۃ فی نفس یعقوب سے یہی مراد ہے۔

۳۵۲ کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے سقایہ از خود رکھہ دیا یہ تو داؤ ہے مگر خدا کے حکم سے جب کوئی تدبیر ہو تو وہ فریب نہیں۔ دوم ہمارے شیخ فرماتے تھے کہ غلطی سے رکھا اور وہ بوری میں بند ہوگیا اور حکیم فضل الدین صاحب نکتہ بیان فرماتے تھے۔ صواع کے لئے مذکر کا ضمیر ہے اور سقایہ کے لئے مؤنث پس سقایہ غلطی سے رکھا گیا۔ اور انکو تلاش صواع الملک کی تھی جو الگ طور پر گم ہوا تھا۔ تلاشی لیتے لیتے سقایہ مل گیا اور یہ خدا نے تدبیر کی اور ایسا اکثر ہوتا ہے کہ کسی چیز کی تلاش ہوتی ہے اور کوئی اور گم شدہ چیز مل جاتی ہے فبدء باوعیتہم وہ تلاشی لینے والا نہ کہ حضرت یوسف خود

۳۵۳ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِھِمْ جَمِیْعًا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب کشفی رنگ میں اور وحی الہٰی سے معلوم کر چکے تھے۔ کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں۔ اجتہادی رنگ میں یہ سمجھے کہ وہ سب میرے پاس چلکر آئینگے۔ حالانکہ خود چلکر ان کے پاس جانا پڑا۔ وحی الہٰی کے سمجھنے میں اجتہاد کی غلطی کی یہ بھی ایک مثال ہے یاد رکھو۔

۳۵۴ فَتَحَسَّسُوْا ۔ حضرت یعقوب نے ان کو تلاش یوسف کے لئے بھیجا۔ اور وہ جا کر فاوف لنا الکیل وتصدق کہنے بیٹھے

۳۵۵ اِذْھَبُوْا بِقَمِیْصِیْ ھٰذَا ۔ چونکہ پہلے ہلاکت کی خبر جھوٹی وہ قمیص کے ذریعہ ہی دے گئے تھے۔ اسلئے اس واقعہ پر متنبہ کرنے کیلئے حضرت یوسف نے قمیص ہی دیا انبیاء کی عقل بھی بے مثل ہوتی ہے۔

۳۵۶ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ ۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ یا تو اکل ذئب کا پتہ نہیں اور یا مصر سے خبر آرہی ہے کہ یوسف علیہ السلام سے عنقریب ملینگے۔ خدا جب چاہے علم غیب دے اور پھر اس کا انکشاف بھی کر دے

۳۵۷ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۔ ضعف کیوجہ سے بصارت کم ہوگئی تھی۔ خوشی سے خون دوڑ گیا قوت آگئی۔ بصارت بھی بحال ہوگئی

۳۵۸ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ ۔ اسمیں بھی اظہار ناراضی ہے یا کم از کم یہ کہ تم لوگوں نے مجھے سخت تکلیف دی۔

۳۵۸ وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ ۔ تخت حکومت شاہی گھرانے میں بیٹھایا۔ وخروا لہ سجدا ۔ خدا کے حضور میں سجدہ شکرانہ یوسف کیوجہ سے۔

۳۵۹ اِذَا اسْتَایْئَسَ الرُّسُلُ ۔ رسول قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوگئے۔ وظنوا یعنی قوم کے لوگوں نے خیال کیا کہ ان رسولوں سے جو وعدے ہوئے وہ جھوٹے ہیں۔

۳۶۰ اِنَّ یُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۔ اسمیں سمجھایا کہ جیسے پانی ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر کوئی پھل کیسا ہوتا ہے کوئی کیسا۔ ایسا ہی ایک ہی ملک ایک ہی شہر ایک ہی سوسائٹی کے باوجود کسیکو نبوت مل جائے۔ کسیکو نہ ملے۔ تو تعجب نہیں چاہئے۔ یہ خدا کا فضل ہوتا ہے

۳۶۱ وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ ۔ یعنی کیا معلوم کہ ہونے والے بچے تم منکروں کے نہیں ہونگے بلکہ وہ اسلام کے فرزند ہونگے۔

۳۶۲ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۔ اسلام کے ذریعہ بعض قومیں ترقی کرینگی۔ بعض ہلاک ہونگی۔

۳۶۳ یَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ۔ ہدایت کو مقید کیا ہے انابت کے ساتھ۔ پس یاد رکھو کہ جہاں ضلالت یا ہدایت کا عام ذکر ہوگا۔ وہاں اس قسم کی قید لگائی جائیگی۔ دوسرے مقام پر یہ بتا دیا ہے کہ اضلال کن لوگوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہاں اہل منیبین کا بتایا ہے۔

۳۶۴ سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ ۔ پہاڑی ملکوں میں اسکی تبلیغ پہونچائے (۲) دنیا میں قہری نشان ظاہر ہوں (۳) بڑے بڑے آدمی مطیع ہوکر چلے آویں۔

۳۶۵ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ ۔ دور دراز ملکوں میں اسکو پہنچا دیا جائے۔

۳۶۶ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی ۔ مردوں سے کلام الٰہی کرا دیجا۔ یعنی اسکی تعلیم پر صاحب وحی ہوجائیں۔ (۲) مردے خواب میں آکر صداقت کی گواہی دیں تو یہ سب کچھ ہو پھر بھی یہ ایمان نہ لائینگے۔ یہ بات خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۶۷ افلم یایئس "کیا علم نہیں ہو گیا"۔ یا جنبی معنے ہیں یاد رکھو۔

۳۶۸ قارعۃ۔ زبردست لشکر۔ (ب) او تحل۔ بیانتک کہ تو اتر پڑیگا۔ یہ باتیں اس حالت میں استہزاء کا موجب ہو رہی ہیں۔ مگر یہ عجیب بات نہیں رسل سے استہزاء پہلے بھی کیا جاتا رہا۔

۳۶۹ سموھم۔ ان کے نام لو۔ ان کے کمالات بیان کرو۔

۳۷۰ ام بظاھر من القول۔ یا تم ثابت کر سکتے ہو کسی دلیل کے ساتھ ؟ یا تم یونہی باتیں بنا رہے ہو۔

۳۷۱ لھم عذاب فی الحیوۃ الدنیا۔ آخرت کے متعلق تو ہر قوم دعویٰ کر سکتی ہے کہ عذاب ہوگا۔ مگر یہاں ساتھ دنیا کے متعلق بھی پیشگوئی کر دی۔ تا یہ پیشگوئی پوری ہو کے آخرۃ کے عذاب پر دلیل ٹھیرے۔

۳۷۲ من اطرافھا۔ امیر و غریب اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ ایک نشان بتایا۔

۳۷۳ فللہ المکر جمیعا۔ سونیکا ایک ڈلا اٹھا لانا آسان ہے مگر ایک پیسہ جو ایک لاکھ فوج کی حفاظت میں ہے اسکا نکالنا بڑا قیمتی ہے پس انبیاء کے ہاتھ پر ایک آدمی کا ایمان لانا بھی بڑا معجزہ ہے کیونکہ اسکی سخت مخالفت ہوتی ہے۔ اس مخالفت پر کامیابی بڑا نشان ہے۔

۳۷۴ کفی باللہ شھیدا۔ ایک شہادت خدا کی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنا علم غیب نبی کو دیتا ہے اور وہ ایسی خبریں دیتا ہے کہ باوجود حاضری کے اور سکین ساتھیوں کے سب پر غالب آتا ہے تیسرا طریق یہ ہے کہ اگلی کتب میں اسکی پیشگوئی ہوتی ہے۔

۳۷۵ الا بلسان قومہ۔ مطلب یہ کہ وہ اپنا مطلب موثر پیرائے میں بیان کر سکتا ہے الہام مراد نہیں۔ ورنہ لیبین لھم نہ آتا بلکہ ولیفقھوا آتا مختلف زبانوں میں الہام ہونا غیر نبی ہونیکی دلیل نہیں۔ بلکہ اگر ایک زبان میں الہام نبوت کی دلیل ہے تو بہت سی زبانوں میں الہام بطریق اولیٰ دلیل نبوت ہوگی کہ جو زبان نہیں جانتا اسمیں بھی الہام ہوتا ہے اور یہ خود بخود نہیں ہو سکتا

۳۷۶ لئن شکرتم۔ شکر یہ صرف زبان سے نہیں بلکہ اس نعمت کو اسکے موقعہ پر خرچ کرنا بھی شکر ہے۔

۳۷۷ ویؤخرکم الی اجل مسمی۔ معلوم ہوا کہ انسان عمر طبعی سے پہلے بھی عذاب آنے پر مر سکتے ہیں۔

۳۷۸ اولتعودن۔ ورنہ تم لوٹ آؤ گے۔

لمن خاف مقامی۔ میرے حضور میں کھڑا ہونے سے (۲) یا جب میں کھڑا ہوں گا حساب لینے کے لئے۔

۳۷۹ ماء صدید۔ پیپ اس دنیا میں بھی بعض لوگوں کو پینی پڑتی ہے۔ گلے میں زخم ہوتا ہے اور پیپ اندر جاتی ہے۔

۳۸۰ وقال الشیطن۔ فیصلہ کے بعد اتمام حجت کیلئے شیطان کی سپیچ لوگوں کے لئے قابل غور ہے۔

۳۸۱ اصلھا ثابت۔ صادق کی اصولی باتیں نہیں بدلتیں۔ بلکہ کاذب ہر روز نئی نئی باتیں گھڑتا ہے۔

۳۸۲ بالقول الثابت۔ قوموں کو محکم اصول دیئے جاتے ہیں۔ وہ ہر مجلس میں فتحیاب ہوتے ہیں

۳۸۳ من کل ما سألتموہ فطرت سلیمہ کا صحیح تقاضا پورا کیا ہے۔

۳۸۴ بلدا۔ علاقہ نہ کہ شہر۔

۳۸۵ واجنبنی۔ معلوم ہوا کہ نعمت الٰہی کے قیام کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم معاذ اللہ بت پرستی میں گرفتار تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اھدنا الصراط پڑھنے کا مسئلہ بھی اس سے حل ہوتا ہے۔

۳۸۶ من ذریتی۔ ایک حصہ اپنی اولاد کا (اسحٰق تو شام میں تھا)۔

۳۸۷ افئدۃ من الناس۔ باوجود بدؤوں کے دست برد اور کھیتی باڑی نہ ہونے کے لوگونکا وہاں لوٹے پڑنا۔ نشان ہے خدا کیطرف سے اگر پیرس یا لنڈن یا بمبئی کلکتہ سا شہر ہوتا تو پھر لوگوں کا جانا کوئی نشان نہ بنتا۔

یاتون من کل فج عمیق کی شان قادیان ہی میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ لاہور امرتسر تو ہزاروں لوگ پہلے ہی آتے جاتے ہیں مسیح موعود وہاں ہوتے۔ تو یہ آمد و رفت کی کثرت کوئی نشان نہ تھا۔ قادیان نہ بذاتہا کوئی دلچسپی رکھتا ہے نہ اس سے آگے کوئی شہر ہے جہاں لوگ جاتے ہوئے یہاں اتر پڑتے ہوں بلکہ یہاں آنا پڑتا ہے اسلئے یہاں کا ایک ایک شخص نشان ہے۔

۳۸۸ وان کان۔ یہ ممکن تھا کہ پہاڑ عذاب کے ان کے سروں سے ٹل جائیں۔

۳۸۹ یوم تبدل الارض۔ اس آخری زمانہ میں کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہو گئی ؟ سوچو۔

۳۹۰ ولیعلموا انما ھو الٰہ واحد پر غور کرو۔

چودہواں پارہ شروع ہوا

۳۹۱ من استرق السمع۔ السمع القول المسموع۔ سنی ہوئی بات چرانا چاہے جب شیطان مخلوق ملائکہ سے جو ستاروں کی روح و رواں ہیں انتظام عالم کے متعلق کوئی بات اچک لیتے ہیں تو فضا میں پتھروں کے جزیرے سے گزرتے ہوئے پتھر کھاتے ہیں

۳۹۲ وما ننزلہ۔ ہر چیز جو خدا کیجانب سے آئی اسکو نزول ہی تعبیر کیا جاتا ہے

۳۹۳ لواقح۔ (۱) کرہ مائیہ کو گھیرا آنے والی ہوائیں (۲) ہوائیں دو سرد ں کو حمل کرانیوالی علم النباتات جاننے والا اسی سمجھ سکتے ہیں یہ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلاوطنی اختیار کرنیوالوں کا حشر

مفصلہ ذیل اطلاع مہاجرین کے پہلے قافلہ کے متعلق ملی ہے۔ ہمارے خیال میں ان لوگوں نے عاقبت اندیشی سے کام لیا جو سرحد پار نہیں ہوئے ورنہ انہیں دارالحرب سے نکل کر زعم خود دارالاسلام کا مزا آجاتا۔ اور آرام کی جو گرانی ہو رہی تھی اسکا کافی تنقیہ ہو جاتا۔ جو لوگ ہجرت کر کے جا رہے ہیں ہم انکے پورے پتے معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ تلاش معاش کے لئے جا رہے ہیں یا دینی جوش سے۔ کیونکہ مذہبی جوش چھپا نہیں رہ سکتا۔ صوم و صلوۃ کے متعلق ان کی کیا حالت ہندوستان میں تھی۔ اور وہ شریعت کے احکام کے کہانتک پابند تھے۔ پھر اسکی وجہ بھی معلوم ہونی چاہئیے کہ مفتیان شرع متین و مولویان شریعت غرا کیوں اسی دارالحرب میں بیٹھے ہیں۔ وہ تو شریعت پر سب سے پہلے عامل ہیں ضرور تھا کہ مولوی عبدالباری صاحب اور دیگر پر جوش مولویان ہند اور امرتسر کے محمد عبدالحق ابوتراب اور مولوی ثناء اللہ ابن خضر جو کبھی کے رحلت فرما چکے ہوتے۔ مگر یہ کیا بوالعجبی ہے کہ انجن تو یہاں رکا پڑا ہے اور گاڑیوں کو آگے دھکیلا جاتا ہے۔ بہرحال وہ اطلاع یہ ہے۔

مہاجرین کی روانگی۔ اخبار انگلشمین کے سرحدی نامہ نگار نے مہاجرین کے پہلے قافلہ کی روانگی کا حال لکھا ہے۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ۲۲ سپاہیوں کی جماعت چند روز ہوئے دہلی سے کابل جانے کے قصد اور امیر کابل کی اطاعت کے اظہار کے ساتھ پشاور پہونچی تھی۔ انکا بیان تھا کہ انکا قصد کابل جا کر سکونت اختیار کرنیکا اور ہندوستان واپس نہ آنیکا ہے۔ انکا رویہ خاموشی اور امن کا تھا۔ ان میں کچھ لوگ تعلیم یافتہ بھی تھے لیکن یہ لوگ گورنمنٹ ہند کے خلاف کچھ سخت باتیں کہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابتدا میں حکام متذبذب تھے کہ انکے متعلق کیا کارروائی عمل میں لائیں۔ آخر کار ان کو چلے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اور انسے کہا گیا کہ انکے خیبر سے بحفاظت نکل جانیکا انتظام کر دیا جائیگا۔

نامہ نگار مذکور کو اطلاع ملی ہے کہ آخری وقت ۲۲ میں سے ۱۲ آدمیوں نے فیصلہ کیا کہ افغانستان میں جا کر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا مناسب نہیں ہے خاصکر جبکہ ان لوگوں کو پشاور میں اطلاع ملی کہ ڈکہ اور جلال آباد کی درمیانی سڑک ڈاکوؤں سے بھری پڑی ہے جن دس آدمیوں نے جانیکا ارادہ بدستور قایم رکھا ہے انکو امید ہے کہ ڈکہ سے افغانی رسالہ کا بدرقہ لے لیا جائیگا۔ یہ دس مہاجرین روانہ ہو گئے ہیں نامہ نگار لکھتا ہے کہ کئی سال گذرے مشرقی بنگال کے وہابیوں کا ایک قافلہ ہجرت کر کے افغانستان گیا تھا دوسرا قافلہ مہاجرین کا جنگ کے ابتدائی زمانہ میں افغانستان گیا تھا۔ اس قافلہ میں ۳۲ طلبا ر کالجوں کے تھے۔ پہلے یہ دریائے اٹک پار کے وہابیوں کے پاس رہے۔ پھر انکو وہابیوں نے کابل روانہ کر دیا تھا۔ ان ۳۲ میں سے اب صرف ۳ زندہ موجود بیان کئے جاتے ہیں۔ کچھ کو ڈاکوؤں نے قتل کر دیا۔ اور جو انسے محفوظ رہے وہ ترکستان پہونچ گئے۔ انکو بولشویک کی بدامنی اور ہنگاموں نے ختم کر دیا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ جو لوگ کابل سے اچھی طرح واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان مہاجرین کے پہونچنے پر ابتدا ان کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا جائیگا۔ ان کو ڈاکٹر عبدالغنی جو خود ہندوستانی ہیں۔ وہاں انکے دوست کی حیثیت میں ملینگے۔ ڈاکٹر عبدالغنی امیر کابل کے ایک با اثر وزیر ہیں تعلیم یافتہ مہاجرین کو امید ہے کہ کچھ ماتحت ملازمتیں وہاں مل جائیں لیکن کابل میں بہت سے ہندوستانیوں کی گنجائش نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کابل میں ۱۰ یوم تک ہر اجنبی کو حکومت کی طرف سے کھانا نیز دیگر اخراجات و مکان وغیرہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہیں خود اپنی گذر اوقات کا بندوبست کرنا چاہئیے۔ ممکن ہے کہ امیر صاحب ان مہاجرین کے لئے کوئی خاص قاعدہ مقرر کر دیں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی بدامنی انکی جانوں کو خطرہ میں ڈالدے

پیغامیوں کا سلوک اپنے قدیمی بھائیوں سے

حضرت میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ پیغام میں اسکا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ چہ جائیکہ جنازہ کے لئے تحریک کی جاتی۔ بحالیکہ مرحوم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مخلص مریدوں میں سے تھے۔ اگر مودت سابقہ و تعلقات گذشتہ کا لحاظ نہیں تھا تو کم از کم یہ خیال تو کیا ہوتا۔ کہ مرحوم ان کے ایک بہت بڑے پر جوش مبلغ کے والد تھے یعنی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کے۔ جس نے ناعاقبت اندیشی سے اپنا مال و جان بلکہ ایمان سب کچھ محمد علی اینڈ کو پر قربان کر رکھا ہے۔ کچھ اسی کی خدمات کی قدر کی ہوتی۔ ہمارا تو اس میں کچھ نقصان نہیں۔ ہمیں صرف یہ افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ ہمیں تنگ دلی کا طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ اور خود ایسے وسیع قلب بنتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں کے جنازے پڑھنے پر تیار ہو جاتے ہیں بحالیکہ انکے سینے اسقدر کینے سے بھرے ہیں کہ ان کے دینی بھائی فوت ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کا نام لینے تک کے روادار نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وسیع القلبی کا ادعا محض باطل اور چند خود غرضیوں پر مبنی ہے۔

ثنائی ہرزہ درائی۔ اس رسالہ میں امرتسری یہودی کی وہ گالیاں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں ردیف وار الف سے لیکر ی تک درج کر کے اسکا یہ قرضہ احمدیوں کے ذمہ واجب الادا سمجھکر خدا کے فضل سے ایسا بیباق کر دیا ہے کہ ایک کوڑی بھی اسکی احمدیوں کے ذمہ باقی نہیں رکھی۔ قابل دید رسالہ ہے

قیمت صرف ۳/

پتہ۔ منیجر اخبار فاروق قادیان۔ پنجاب۔

فاروق نصف قیمت

بیس پرچے فاروق کے نصف قیمت پر ایسے بیس غیر مستطیع اصحاب کے نام جاری ہو سکتے ہیں۔ جو اخبار کے شائق ہوں یہ ایک معزز بزرگ سلسلہ احمدیہ کی امداد سے جاری ہونگے۔ جنہوں نے پانچ روپیہ ماہوار کی امداد فاروق کو عطا فرمائی ہے اسلئے اس امداد کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ بیس پرچے نصف قیمت پر بحساب ۲ روپیہ سالانہ بیس اصحاب کے نام جاری کر دئے جائیں۔ لہذا مستحق اصحاب بہت جلد دفتر فاروق میں دو روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر سال بھر کیلئے فاروق اپنے نام جاری کرالیں۔

یتامیٰ اور رمضان

رمضان المبارک میں ہمارے سلسلہ کے خدا ترس احباب اپنے مرحوم احمدی بھائیوں کے یتیم بچوں کا جو احمدیہ یتیم خانہ میں قادیان میں پرورش پا رہے ہیں۔ خاص خیال رکھیں۔ دس بچے روزہ رکھنے والے ہیں جنکے واسطے افطاری اور کھانا وغیرہ ویسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ ہم اپنے واسطے چاہتے ہیں۔ لہذا احباب ضرور ان یتیم روزہ داروں کو یاد رکھیں۔

خالص ایرانی قالین

شیخ خدا کے فضل سے سرکاری ملازمت کو پورا کر کے پنشن حاصل کی ہے اور بلوچستان میں خانیچہ قالین کی تجارت شروع کی ہے یہاں قافلے براہ راست ایران سے قالین لیکر آتے ہیں۔ انسے قالین خرید لئے جاتے ہیں۔ جو پنجاب اور کوئٹہ کی بنسبت بہت عمدہ اور بلدہ ارزاں ملتی ہیں علاوہ ازیں پشم دنبہ۔ عناب بیستہ۔ بادام چلغوزہ لاچی وغیرہ اشیاء بھی یہاں بکثرت آتی رہتی ہیں۔ جن احباب کو عمدہ اور ارزاں نیز قابل اطمینان اشیاء بہم قسم بالا کی ضرورت ہو وہ پتہ ذیل سے خط و کتابت کر کے خرید سکتے ہیں ایک دفعہ آزما کر تجربہ کرلو۔ المشتہر بابو محمد عمر حیات پنشنر احمدی معرفت چوہدری خدا بخش صاحب ٹھیکیدار مستنگ (مستونگ)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) **شربت فولاد**۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں ۲ روپیہ

(۲) **شربت دافع قبض**۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہوتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بوتل کلاں ۱ روپیہ

(۳) **چٹنی**۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ

(۴) **بخار کی گولیاں**۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ آنہ

(۵) **حب قبض کشا**۔ ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں اور بھوک لگاتی ہیں فی درجن ۴ آنہ

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کے جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کراتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کر دیں تو انشاء اللہ ادس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقے سے انکے گھر اولاد ہوگی۔ جو مفصل حالات لکھکر بھیجیں انکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پا کر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ ادویات مندرجہ بالا [illegible]

المشتہر حکیم نور احمد احمدی ایجنٹ کوٹ تا جنہ۔ پٹیالہ۔ اکولا برار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بنایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اوسے دیکھکر فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں شائع کیا خدا کا شکر ہے کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی بہت فائدہ اٹھایا الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس ممیرے کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامت نے اسکے متعلق فرمایا "براے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲ روپیہ اصلی ممیرے کی قیمت فی تولہ غہ یہ سرمہ جنکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے۔ جسکی عبارت یہ ہے کہ مقوی جمیع اعضا و نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بواسیر اور درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر ۲ رتی دودھ کے ہمراہ روزانہ استعمال کریں قیمت قسم اول فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah